مرآت العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

تصوف فاؤنڈیشن

۱۴۱۹ھ

پُرگوھر

اردو ترجمہ

مرآتُ العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمسُ الدّین سیالوی رحمۃُ اللّٰہ علیہ کے ملفُوظاتِ عالیہ کا مجمُوعہ

مرتبہ

سیّد محمّد سعیدؒ

ترجمہ:

صاحبزادہ غُلام نظام الدّین ایم اے مرولوی

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبُوعات

۲۴۹ ر این سمن آباد ـــ لاہور ـــ پاکستان

شوروم : المعارف ○ گنج بخشؒ روڈ ○ لاہور

کلاسیک کُتبِ تصوّف ○ سلسلۂ اُردو تراجم

○

ناشر : ابو نجیب حاجی محمدؐ ارشد قریشی
بانی تصوّف فاؤنڈیشن۔ لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

سالِ اشاعت : ۱۴۱۹ھ — ۱۹۹۸ء

قیمت : ۱۵۰؍ روپے

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

آئی ایس بی این — ۹۶۹ — ۵۰۶ — ۰۱۳ — ۷

○

تصوّف فاؤنڈیشن ابو نجیب حاجی محمدؐ ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصالِ ثواب کے لئے بطور صدقہ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلف صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مطابق تبلیغ دین اور تحقیق و اشاعت کُتبِ تصوّف کے لیے وقف ہے۔

مجلس ۳۹

وحدۃ الوجود اور
حضرت خواجہ اللہ بخش کریم تونسویؒ

ہفتہ کی رات کو شرف نیاز حاصل ہوا۔ سید اکرام شاہ رسول نگری، مولوی غلام محمد گجراتی، غلام فرید اور دوسرے یارانِ طریقت حاضر تھے۔ توحید کا موضوع چھڑا۔ خواجہ شمس العارفین نے فرمایا۔ مسئلہ وحدۃ الوجود کے اصل بانی شیخ محی الدین ابن عربی ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی نے بھی اس مسئلے کو تقویت پہنچانے کے لیے مثنوی میں پُرجوش اندازِ بیان کے ساتھ ایک بھرپور کوشش کی ہے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ پشاور کے قریب موضع کھنیاں میں عمر نامی ایک آدمی کہتا تھا کہ مسئلہ وحدۃ الوجود کی بنیاد محی الدین ابن عربی نے رکھی اور اس کی تکمیل مولانا جامی کے ہاتھوں ہوئی ہے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ مولانا روم کا مولد بلخ ہے اور ان کے والد کا نام شیخ بہاء الدین ولد ہے۔ علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد شیخ شمس الدین تبریزی کی خدمت میں پہنچ کر انھوں نے فیضِ باطنی حاصل کیا اور درجۂ کمال کو پہنچے۔

بعد ازاں، بندہ نے مثنوی رومی کھول کر آپ کے سامنے رکھی اور عرض کیا کہ اس میں سے بطور تبرک ایک درس دیں تاکہ آپ کی توجہ سے بندہ کو بھی حقائق و دقائقِ ربّانی کا ادراک ہو سکے۔ آپ نے ازراہِ بندہ پروری چند اشعار کی تشریح فرمائی۔ چنانچہ ان دو اشعار کے معانی آپ نے بتائے ان کا اختصار درج ذیل ہے:۔

بشنو از نے چوں حکایت می کند　　　وز جُدائی ہا شکایت می کند

کز نیستاں تا مرا ببریدہ اند　　　از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

نَے سے مراد عارفِ کامل کا وجود ہے، نیستاں سے مراد دریائے وحدت ہے، جس

فرمایا۔ بحرِ حقیقت اسی حالت میں ہے جس طرح وہ شروع سے چلا آرہا ہے اور اشیائے ممکنات کا وجود اسی طرح ہے جیسے دریا سے نکلنے والی موجیں اور لہریں۔ تعینات کی اشکال اور تشکلات جو اصل میں تو بحرِ حقیقت ہی ہیں، درویش کو صرف انہی پر قناعت نہیں کر لینی چاہیئے بلکہ صورت سے معنی کی طرف تیزی سے بڑھنا چاہیئے تاکہ صورِ کونیہ اس کے لیے حجاب نہ بنی رہیں اور وہ اشکال جو ممکنات کے علم میں ظاہر ہیں واجب الوجود کا حجاب ہیں۔ جب عارف اپنی حقیقت پر خوب غور و خوض کرتا ہے تو ہستئ موہوم کا حجاب اٹھ جاتا ہے اور واجب اور ممکن ایک ہو جاتے ہیں۔

بعد ازاں، کلامِ الٰہی کا موضوع چھڑا۔ فرمایا۔ خدا نے فارسی زبان میں بھی گفتگو کی ہے اور وہ جملہ یہ ہے "چہ کنم بایں مشتِ خاک جز آنکہ بہ بیامرزم"۔ سید اللہ بخش لانگری نے پوچھا کہ ہندی زبان میں بھی کلامِ الٰہی ہے یا نہیں؟ فرمایا۔ اس کی ذات کا ظہور ہر زبان اور ہر مظہر میں ہے۔

بعد ازاں، فرمایا۔ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا، میں جو کچھ سُنتا ہوں خدا سے سُنتا ہوں، جو دیکھتا ہوں خدا سے دیکھتا ہوں، یعنی ہر حالت میں خدا کے ساتھ ہوں۔

بعد ازاں، یہ ذکر شروع ہوا کہ مردِ کامل ہر مظہر میں ظہور کرتا ہے۔ مولوی نور احمد چنیوٹی خلیفہ امام علی شاہ نقشبندی نے عرض کیا کہ بعض لوگ ہمیں وہابی ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ آپ نے مولوی صاحب کے پاسِ خاطر کے لیے فرمایا کہ۔ بعض اوقات مردِ کامل کے کچھ طریقے عام لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ پھر اس سلسلے میں ایک واقعہ بیان کیا کہ۔ ایک فاضلِ اجل کچھ مدت تک حضرت لال شہباز کے روضے پر مقیم رہا۔ اس دوران اس کی حالت یہ تھی کہ کسی وقت وہ تفسیر و حدیث کا درس دیتا اور کبھی مراقبہ کرتا تھا اور کسی وقت وہ ملنگوں کے ساتھ بھنگ پینے میں مشغول ہو جاتا۔

بعد ازاں، فرمایا۔ مرید کو چاہیئے کہ ہر ایک کی خدمت کرے اور ادب سے پیش آئے، کیونکہ خدا کے کامل بندے ہر لباس میں پائے جاتے ہیں اور ان کے طفیل بعض لوگ سعادتِ دارین پاتے ہیں۔